جی سی یونیورسٹی ،شعبہ فارسی کی لائبریری میں موجود ایک نادر کتاب

ڈاکٹر انجم طاہرہ، اسسٹنٹ پروفیسر، شعبۂ فارسی، لاہور کالج برائے خواتین، لاہور

Abstract

The liberary of Persian department of GCU has a valuable and precious book which has been presented to Dr.Allama Muhammad Iqbal by the Author.This book has also the signatures of Allama Muhammad iqbal. **Key Words:** Allama Muhammad Iqbal,Abdul Muhammad Irani.

گورنمنٹ کالج یونیورسٹی کی شعبۂ فارسی کی لائبریری میں ڈاکٹر علامہ محمد اقبال کی دستخط شدہ ایک کتاب ''کتاب پیدائش خط وخطاطان'' موجود ہے جو انھوں نے چودہری محمد حسین کو ۳۰ دسمبر ۱۹۳۱ء کو دی تھی۔ علامہ اقبال کی مادرِعلمی گورنمنٹ کالج (جی سی یونیورسٹی) کو یہ کتاب تحفۃً دینے کا اعزاز جناب نجم لطیف کو حاصل ہے۔ انھوں نے کہنہ فروشوں سے خرید کر یہ قیمتی قومی اثاثہ ۱۸ اپریل ۲۰۰۲ء کو سابقہ پرنسپل اور وائس چانسلر ڈاکٹر خالد آفتاب کو ارسال کیا۔۱ جس کے جواب میں جناب ڈاکٹر صاحب نے شکریہ کا خط لکھا۔۲

اس کتاب کے مؤلف عبدالمحمد ایرانی ہیں۔ انھوں نے علامہ محمد اقبال کو یہ کتاب ۲۰ رجب ۱۳۵۰ء مطابق یکم دسمبر ۱۹۳۱ء کو پیش کی۔ کتاب کا عنوان یوں ہے:

" کتاب پیدایش خط و خطاطان،تالیف:حاجی میرزا عبدالمحمد خان ایرانی ۳،

مدیر چهره نما، ۱۳۴۵ه "۔

عنوان کتاب کے بائیں کونے پر مؤلف نے تقدیم کی عبارت یوں لکھی ہے:

" این تالیف ناچیزانه را خدمت علامه سترگ و شاعر بزرگ آقای دکتر اقبال

برسمِ تذکار تقدیم می دارم.

۲۰ رجب ۱۳۵۰ه

عبدالمحمد ایرانی

جبکہ علامہ اقبال نے چودھری محمد حسین کو یہ کتاب دیتے ہوئے عنوانِ کتاب کے حاشیے کے بائیں طرف یہ عبارت تحریر کی ہے:

"دکتور اقبال این کتاب مستطاب را تقدیم چودھری محمد حسین می کند۔"

محمد اقبال لاہور، ۳۰ دسمبر ۳۱ء"

تلاش و تحقیق سے معلوم ہوا کہ یہ کتاب علامہ اقبال کو دوسری گول میز کانفرنس میں شرکت سے واپسی پر قاہرہ میں پیش کی گئی۔ دوسری گول میز کانفرنس لندن (منعقدہ ۷ ستمبر تا یکم دسمبر ۱۹۳۱ء) میں علامہ اقبال نے بطور مسلم مندوب کے شرکت فرمائی۔ آپ کے رفیق مولانا غلام رسول مہر (مدیر روزنامہ انقلاب) ان کے پریس سیکرٹری کی حیثیت سے ہمراہ تھے۔ وہ علامہ اقبال کی مصروفیات کی روداد لاہور میں اپنے دوست عبدالمجید سالک کو بھیجتے رہے اور سالک صاحب اسے روزنامہ ''انقلاب'' میں شائع کرتے رہے۔۴

علامہ اقبال یورپ سے واپسی کے سفر کے دوران اٹلی سے ہوتے ہوئے بذریعہ بحری جہاز یکم دسمبر ۱۹۳۱ء کو نو بجے اسکندریہ کی بندرگاہ پہنچے۔سکندریہ سے تین بجے سہ پہر بذریعہ ریل گاڑی روانہ ہوکر ساڑھے چھ بجے قاہرہ اسٹیشن پہنچے۔وہاں بہت سے حضرات استقبال کے لئے آئے ہوئے تھے قاہرہ میں علامہ کے قیام کا بندوبست ہوٹل میٹروپولیٹن میں تھا۔۵

مولانا غلام رسول مہر کا مکتوب جس میں علامہ اقبال کی یکم دسمبر سے ۴ دسمبر ۱۹۳۱ء تک قاہرہ میں قیام کی روداد ہے جو روزنامہ ''انقلاب'' لاہور میں سہ شنبہ ۱۳ جنوری ۱۹۳۲ء کو شائع ہوئی۔ جن میں علامہ اقبال سے ملاقات کرنے والے اصحاب کے نام شائع ہوئے اس میں عبدالمحمد ایرانی کے نام کی بجائے ''مدیر چہرہ نما'' لکھا ہے۔

غلام رسول مہر نے ۴ دسمبر ۱۹۳۱ء (بروز جمعۃ المبارک ۲۳ رجب ۱۳۵۰ھ) کو جمعیت رابطۃ الہند کی پارٹی اور سپاسنامہ کی رپورٹ میں چند غیر ہندوستانی اکابر کا ذکر کیا ہے جو اس تقریب میں مدعو تھے اور انھوں نے تقاریر کیں ان میں جریدہ ''چہرہ نما'' کے ایڈیٹر بھی شامل تھے۔مہر صاحب لکھتے ہیں:

> ''جمعیۃ رابطہ الہند کی پارٹی اور سپاسنامہ:
>
> میں (۴ دسمبر ۱۹۳۱ء بروز جمعۃ المبارک) کو حضرت علامہ کو ہوٹل میں چھوڑ کر پھر اخبار نویسوں کی طرف چلا گیا...... چار بجے میٹروپولیٹن ہوٹل میں 'جمعیۃ الرابطہ الہندیہ' کی طرف سے ایک پُر تکلف ٹی پارٹی کا انتظام تھا۔ یہ پارٹی قاہرہ کے ہندوستانیوں کی طرف سے دی گئی تھی اور ہندوستانیوں کے علاوہ چند غیر ہندوستانی اکابر بھی مدعو تھے مثلاً احمد زکی پاشا، ڈاکٹر عبد الرحمٰن شہبندر، (شیخ) منیر الحصنی (الشامی)، لطفی بے جمعہ، مدیر ''چہرہ نما'' (ڈاکٹر عبدالمحمد خان ایرانی)، حکیم حاجی صدیق محمد صاحب نے جمعیۃ کی طرف سے سپاسنامہ پڑھا جس میں حضرت علامہ صاحب کی بلندی منزلت، رفعتِ مرتبت اور جلیل الشان خدمات کا ذکر تھا۔ نیز میری ناچیز خدمات کی تعریف کی گئی تھی۔حکیم صاحب کے بعد لطفی بے جمعہ نے حضرت علامہ کی جلالت منصب کے متعلق ایک تقریر کی......لطفی بے کے بعد چہرہ نما کے ایڈیٹر نے تقریریں کی......حضرت علامہ نے سپاسنامہ اور تقریروں کے جواب میں اپنی طرف سے اور میری

طرف سے شکریہ ادا کیا اور فرمایا کہ جمعیۃ الرابطۃ الہندیہ بڑی ضروری جمیعتہ ہے یہ مصر و ہندوستان کے ما بین ایک سلسلۂ اتصال ہے...... حضرت علامہ کی تقریر کے بعد حاضرین کا فوٹو اُتارا گیا۔''[۲]

''کتاب پیدایش خط وخطاطان'' کے تقدیمی کلمات، دستخط اور تاریخ ۲۰ رجب ۱۳۵۰ھ ظاہر کرتی ہے کہ حاجی میرزا عبدالمحمد خان ایرانی مدیر ''چہرہ نما'' ۲۰ رجب کو علامہ اقبال سے ملے تھے اور اپنی کتاب ان کی خدمت میں پیش کی تھی اور علامہ اقبال نے کچھ عرصہ کے بعد یہ کتاب اپنے دوست چودھری محمد حسین آزاد کو تحفۃً دے دی۔ کتاب دیتے وقت علامہ محمد اقبال نے کتاب کے ٹائٹل پیج کے بائیں کونے پر اپنے ہاتھ سے تقدیمی کلمات درج کئے جو اس کتاب کی اہمیت اور قدر و قیمت میں اضافہ کرتے ہیں۔

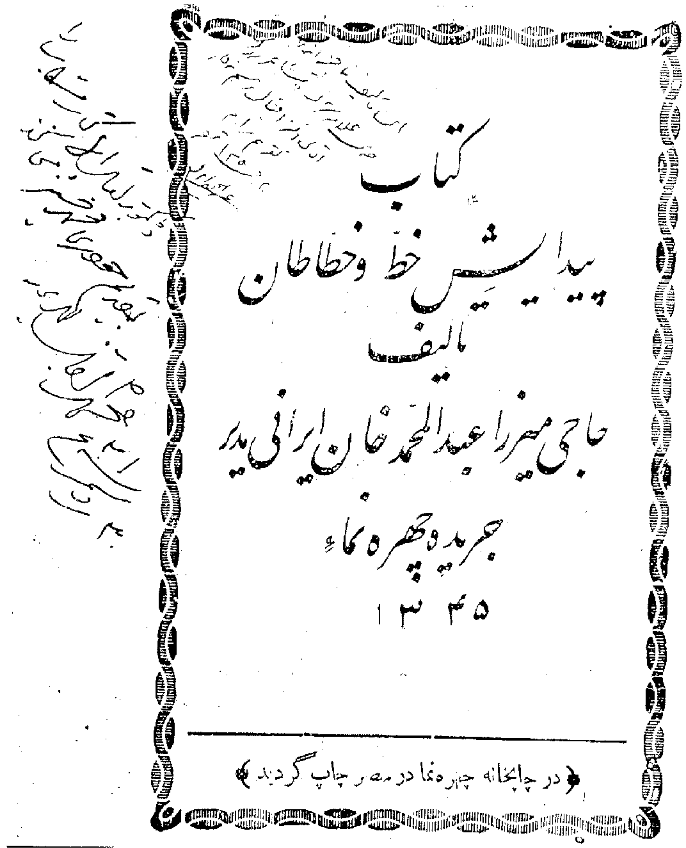

حوالہ جات:

۱۔ عکس خط جناب نجم لطیف بنام ڈاکٹر خالد آفتاب پرنسپل گورنمنٹ کالج (جی سی یونیورسٹی)، لاہور

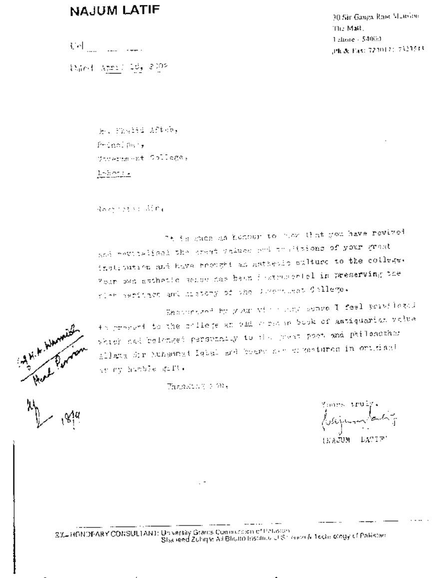

NAJUM LATIF

30 Sir Ganga Ram Mansion
The Mall,
Lahore - 54000
Ph & Fax: [illegible]

Dated April 18, 2002

Dr. Khalid Aftab,
Principal,
Government College,
Lahore.

Respected Sir,

It is such an honour to know that you have revived and revitalised the great values and traditions of your great institution and have brought an aesthetic culture to the college. Your own aesthetic sense has been instrumental in preserving the rich heritage and history of the Government College.

Encouraged by your [illegible] I feel privileged to present to the college an old [illegible] book of antiquarian value which had belonged personally to the great poet and philosopher Allama Sir Muhammad Iqbal and bears his signatures in original as my humble gift.

Thanking you,

Yours truly,
NAJUM LATIF

۲۔ عکس نامۂ تشکر جناب ڈاکٹر خالد آفتاب پرنسپل گورنمنٹ کالج (سابق وائس چانسلر جی سی یونیورسٹی)، لاہور

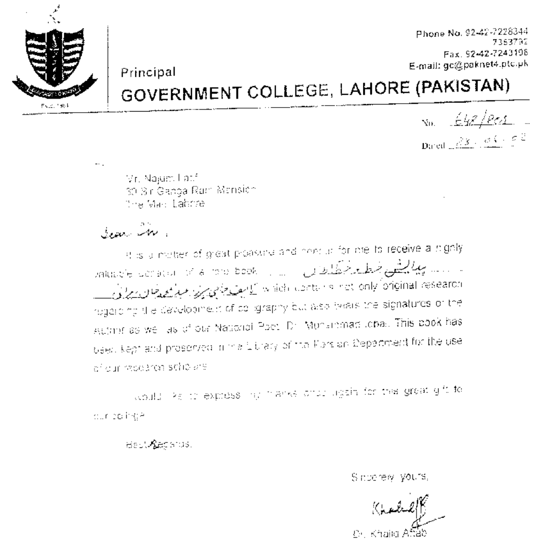

Phone No. 92-42-7228344
7353792
Fax. 92-42-7243108
E-mail: gc@paknet4.ptc.pk

Principal
GOVERNMENT COLLEGE, LAHORE (PAKISTAN)

No. 642/Pcs
Dated 23.04.02

Mr. Najum Latif
30 Sir Ganga Ram Mansion
The Mall Lahore

Dear Sir,

It is a matter of great pleasure and honour for me to receive a highly valuable donation of a rare book ...... پیدائش خط و خطاطاں ...... which contains not only original research regarding the development of calligraphy but also bears the signatures of the author as well as of our National Poet Dr. Muhammad Iqbal. This book has been kept and preserved in the Library of the Persian Department for the use of our research scholars.

I would like to express my thanks once again for this great gift to our college.

Best Regards,

Sincerely yours,
Dr. Khalid Aftab

۳۔ حاجی میرزا عبدالمحمد خان ایرانی (۱۲۸۸۔۱۳۵۴ھ ق/ ۱۸۷۱۔۱۹۳۵ء): عبدالمحمد ایرانی اصفہان کے رہنے والے تھے۔ والد کا نام علی زادہ تھا۔ جو عبدالمحمد کے بچپن میں ہی یعنی سات سال کی عمر میں وفات پا گئے تھے۔ اصفہان کے قدیم مدارس میں تحصیل علوم کی۔ ۱۷ سال اصفہان میں بسر کئے۔ ۱۳۲۲ھ ق (۱۹۰۴ء) میں اسکندریہ اور پھر قاہرہ چلے گئے۔ ۱۰ رمضان ۱۳۲۳ھ ق (۷ اکتوبر ۱۹۰۵ء) کو روزنامہ چہرہ نما جاری کیا۔ اپنی وفات تک قاہرہ میں مقیم رہے اور وہیں دفن ہوئے۔

چند مرتبہ ایران اور یورپ کا سفر کیا اور اپنے سفر کے حالات ''چہرہ نما'' میں تفصیل سے لکھے۔ عبدالمحمد (مدیر چہرہ نما) نے اپنے اخبار کے ذریعے ایران سے باہر ایران کی آزادی خواہی اور پارلیمانی حکومت کی تشکیل کی تحریک و جدوجہد کے گراں بہا خدمات سرانجام دیں۔ وہ آزادی خواہوں کے نکتہ نظر کی ستایش کرتا تھا اور مطلق العنان قاجاری حکمرانوں کی بدگوئی اور اصل حقایق اپنے ہم وطنوں کو پہنچاتا تھا۔ وہ بڑے محنتی اور پرجوش لکھنے والے تھے۔ تحریری کام سے تھکتے نہیں تھے۔ مسلسل بتیس سال تک روزنامہ چہرہ نما شائع کرتے رہے گویا اس کی ہر سال کی اشاعت ایک مستقل اور مفصل کتاب ہے ان کی دیگر تالیفات مندرجہ ذیل ہیں:

i۔ کتاب زرتشت باستانی

ii۔ تاریخ مفصل افغان

iii۔ احقاق الحق (محمد صدر ہاشمی، تاریخ جراید و مجلّات ایران، جلد دوم، ص: ۱۹۴۔۱۹۹)

iv۔ کتاب پیدائش خط و خطاطان۔ یہ کتاب مطبع چہرہ نما سے ۱۳۴۵ھ میں مصر سے چھپی۔ مؤلف نے اس کا ایک نسخہ ۲۰ رجب ۱۳۵۰ھ کو قاہرہ میں علامہ اقبال کی خدمت میں پیش کیا۔ (حاجی میرزا عبدالمحمد خاں ایرانی، کتاب پیدائش خط و خطاطان، ص: ۱)

۴۔ حق نواز، سفرنامۂ اقبال، ص: ۸۰

۵۔ ایضاً، ص: ۱۵۸۔۱۵۹

۶۔ مائیکروفلم روزنامہ ''انقلاب''، ۱۳ جنوری ۱۹۳۲ء، لاہور: مخزونہ قائداعظم لائبریری